از عدالت عظمی

گنگا بائی گوپال داس موہتا

بنام

پھول چند اور دیگر

19 دسمبر 1996

[مدن موہن پنچھی اور کے ٹی تھامس، جسٹسز]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 — دفعات 47(3) اور 50، آرڈر 21، قواعد 16، 84 اور 85 — وہ شخص جو حکم نامے کا نمائندہ ہونے کا دعوی کرتے ہوئے عمل درآمد کرنے والی عدالت سے رجوع کرتا ہے — حکم نامے میں ہولڈر کا مفاد، حکم نامے کا حامل اس سے اختلاف کرتا ہے — حکم نامے پر عمل درآمد کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے عمل درآمد کرنے والی عدالت کو تنازعہ کو حل کرنا ہوتا ہے — منتقلی دوران مقدمہ دفعہ 47 کی ذیلی دفعہ (3) کے معنی میں اپنے منتقلی کا نمائندہ ہوتا ہے — دفعہ 47 کے تحت نمائندہ دفعہ 50 میں استعمال ہونے والے قانونی نمائندے سے زیادہ وسیع تر معنی رکھتا ہے۔

مہاراشٹر میونسپلٹیز (ڈسٹرینڈ یا منسلک متحرک اور غیر منقولہ جائیداد کی فروخت) قواعد، 1967 — قواعد 8(2)، (3) اور 13 — مقررہ مدت کے اندر ادائیگی کرنے کی ضرورت لازمی ہے — تعمیل کرنے میں ناکامی، فروخت کو کالعدم قرار دیتی ہے — یہ قواعد اسی اصول کی پیروی کرتے ہیں جو آرڈر 21، قواعد 84، 85 سی پی سی کے ذریعہ فراہم کیے گئے ہیں۔

اپیل کنندہ نے مرتیزا بلدیہ کی نازول لینڈ کے قبضے کی وصولی کے لیے جواب دہندگان نمبر 2—5، کرایہ داروں سے سول مقدمہ دائر کیا۔ مقدمہ سمجھوتہ کیا گیا تھا جس کے مطابق ایک سمجھوتہ فرمان منظور کیا گیا تھا۔ سمجھوتہ فرمان کی شرائط کے مطابق مدعا علیہان کو احاطہ خالی کرنا تھا لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا اور اپیل کنندہ نے ان کے خلاف عمل درآمد کی کارروائی شروع کر دی۔ اس دوران بلدیہ نے اپیل کنندہ کے خلاف دعوی کردہ میونسپل ٹیکس کے بقایا جات کے لیے دعوی جائیداد کو منسلک کر دیا اور جائیداد کو عوامی نیلامی میں ڈال دیا گیا۔ اپیل کنندہ نے میونسپل کمیٹی کے خلاف فروخت کے ساتھ آگے بڑھنے کے خلاف حکم امتناع کا مقدمہ دائر کیا کیونکہ اس کی طرف سے کوئی میونسپل ٹیکس واجب الادا نہیں تھا۔ آرڈر 39 قاعدہ 1 سی پی سی کے تحت اپیل کنندہ کے عبوری حکم امتناع کی درخواست کو 24.2.1984 پر اس مشاہدے کے ساتھ مسترد کر دیا گیا تھا کہ میونسپل کمیٹی فروخت کر سکتی ہے لیکن فروخت کے پندرہ دن بعد اس کی تصدیق نہیں کی جانی چاہیے اور اس مدت کی میعاد ختم ہونے سے پہلے اگر اپیل کنندہ بقایا رقم پیش کرتا ہے، تو فروخت کی مزید ایک ماہ کے لیے تصدیق نہیں کی جانی چاہیے۔ اگر اپیل کنندہ ایک ماہ کی اس مدت کے اندر پوری رقم جمع کراتا ہے تو فروخت منسوخ کر دی جائے گی اور اگر مذکورہ رقم جمع نہیں کی گئی تو فروخت کی تصدیق کر دی جائے گی۔

نیلامی کی فروخت 27.2.1984 پر ہوئی۔ جواب دہندہ نمبر 1 سب سے زیادہ بولی لگانے والا تھا اور اس نے اسی دن فروخت کی رقم کا ایک چوتھائی حصہ جمع کرایا۔ تاہم، 12.3.84 پر، اپیل کنندہ نے عدالت میں 50000 روپے جمع کروائے، جو کہ میونسپل کمیٹی کے ذریعہ مطالبہ کردہ ٹیکس بقایا جات کے دعوے سے زیادہ تھا۔ اپیل کنندہ نے فروخت کی منسوخی کے لیے درخواست دائر کی لیکن اسے اس مشاہدے کے ساتھ مسترد کر دیا گیا کہ اسے اس مقصد کے لیے نیا مقدمہ دائر کرنا چاہیے۔ اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کردہ تازہ مقدمہ 7.11.1990 پر کوتاہی کے لیے خارج کر دیا گیا۔ پہلے مدعا علیہ نے 9.11.1990 پر میونسپل کمیٹی کے پاس بقایا بولی کی رقم جمع کرائی اور میونسپل کمیٹی سے اپنے حق میں جاری کردہ فروخت نامہ حاصل کیا۔ فروخت نامہ کی بنیاد پر مدعا علیہ نمبر 1 نے حکم 21 قاعدہ 16 کے تحت عمل درآمد عدالت سامنے درخواست دائر کی جس میں استدعا کی گئی کہ اسے فرمان شدہ کے منتقلی کے طور پر تبدیل کیا جائے۔ عمل درآمد عدالت نے مدعا علیہ نمبر 1 کی درخواست کو مسترد کر دیا لیکن عدالت عالیہ نے اس کے برعکس نظریہ اختیار کیا کہ مدعا علیہ نمبر 1 اور فرمان شدہ کے درمیان تنازعہ رشتہ دار کا نہیں ہے جسے عدالت سی پی سی کی دفعہ 47 کے تحت حل کر سکتی ہے۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد 1: عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ پہلے مدعا علیہ اور فرمان شدہ کے درمیان تنازعہ اس قسم کا تنازعہ نہیں ہے جسے عمل درآمد عدالت کو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 47 کے تحت حل کرنا چاہیے۔ اس کے برعکس، اگر کوئی شخص یہ دعوی کرتے ہوئے عمل درآمد دینے والی عدالت سے رجوع کرتا ہے کہ وہ فرمان میں فرمان شدہ کے مفاد کا نمائندہ ہے اور فرمان شدہ اس سے اختلاف کرتا ہے، تو عمل درآمد دینے والی عدالت کو حکم نامے پر عمل درآمد کے لیے تنازعہ کو حل کرنا ہوگا۔ [463–سی–ڈی]

عدالت عالیہ کا یہ نظریہ کہ حکم 21، ضابطہ 16 کے تحت طاقت کا استعمال کرنے والی عمل درآمد کرنے والی عدالت کا صرف ایک محدود دائرہ اختیار ہے کیونکہ عدالت عنوان پر موجود دستاویزات کی قانونی حیثیت کا جائزہ نہیں لے سکتی، غلط ہے اور ضابطہ اخلاق کی دفعہ 47 کی وسیع زبان کے مطابق نہیں ہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا دفعہ 47 بہت وسیع زبان میں لکھا گیا ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ عمل درآمد کے تحت حکم نامے سے متعلق ایک اور مقدمے کو ٹالا جائے۔ یہاں تک کہ ایک منتقلی کے دوران مقدمہ بھی دفعہ 47 کی ذیلی دفعہ (3) کے معنی میں اپنے منتقلی کا نمائندہ ہوتا ہے۔ جو شخص قانون کے عمل کے ذریعے منتقلی کا دعوی کرتا ہے وہ بھی نمائندہ ہوگا اور اگر اس کا دعوی مخالف فریق یا فریق کے ذریعے متنازعہ ہے جس کے تحت دعووں (فرمان شدہ) کو بھی اس طرح کے تنازعہ کو عمل درآمد دینے والی عدالت ذریعے حل کیا جانا چاہیے۔ دفعہ 47 میں استعمال ہونے والا لفظ نمائندہ واضح طور پر دفعہ 50 سی پی سی میں استعمال ہونے والے لفظ قانونی نمائندہ سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ [B-C–463؛ F–462؛ C-D–462]

2۔ آرڈر 21 قاعدہ 16 میں دو قسم کے منتقلی شامل ہیں، ایک تفویض کے آلے کی بنیاد پر منتقلی اور دوسرا "قانون کے عمل کے ذریعے" منتقلی۔ مدعا علیہ نمبر 1 میونسپل کونسل کے ذریعے کی گئی فروخت کی وجہ سے فرمان ہولڈر/ اپیل کنندہ کا منتقلی ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ لیکن سول عدالت کے مورخہ 24.2.1984 کے حکم کا قانونی نتیجہ یہ تھا کہ حکم میں مقررہ وقت کے اندر ٹیکس بقایا جمع کرنے پر فروخت بند ہو جائے گی۔ صرف اس وجہ سے کہ مقدمہ بعد میں خارج کر دیا گیا تھا، عدالت کے 24.2.1984 کے حکم کا قانونی اثر کالعدم نہیں ہوگا۔ مقدمے کے زیر التواء ہونے کے دوران جو کچھ بھی ہوا، اور وقفے وقفے کے دوران عدالت ذریعے منظور کیے گئے کسی بھی حکم کے

مطابق کیے گئے تمام اقدامات اس وقت تک حقیقت رہیں گے جب تک کہ عدالت خود ان میں خلل یا ترمیم نہ کرے۔ فروخت اسی دن بند ہونی چاہیے تھی جس دن اپیل کنندہ نے عدالت کی ہدایت کے مطابق رقم جمع کرائی تھی۔ نہ تو چیف آفیسر اور نہ ہی میونسپل کونسل کے پاس عدالت سے اجازت حاصل کیے بغیر بعد کی تاریخ میں فروخت کی تصدیق کر کے دیوانی عدالت کے حکم کو نظر انداز کرنے کا کوئی اختیار تھا۔[463–ای؛464–اے]

3.1.۔اس کے علاوہ یہ فروخت مہاراشٹر میونسپلٹیز (غیر منقولہ یا منسلک منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کی فروخت) قواعد، 1967 کے مطابق کی گئی تھی۔ قواعد کے قاعدہ (8)(2)(3) اور قاعدہ 13 کا مشترکہ مطالعہ غیر یقینی طور پر ظاہر کرے گا کہ پندرہ دن کے اندر 75 فیصد بقایا ادا کرنے کی ضرورت لازمی ہے۔ مقررہ مدت کے اندر بقایا رقم کی عدم ادائیگی کا نتیجہ خریدار کے پاس جانا چاہیے۔ نہ تو چیف آفیسر اور نہ ہی میونسپل کونسل کے پاس تاخیر کو معاف کرنے اور تاخیر سے ادائیگی کو قبول کرنے کا اختیار ہے۔ اگر کسی افسر نے ذیلی قاعدہ 2 کے تحت طے شدہ مدت کے بعد رقم قبول کی ہو تو افسر کو قانون کی حمایت حاصل نہیں ہے اور اس سے کوئی قانونی اثر نہیں پڑے گا اور اس کے نتیجے میں فروخت کالعدم ہو جائے گی۔ آرڈر 21 رولز 84 اور 85 سی پی سی میں فراہم کردہ عدالتی فروخت سے متعلق قواعد مماثل ہیں اور آرڈر 21 کے قواعد 84 اور 85 کی عدم تعمیل قانون کی نظر میں فروخت کو کالعدم قرار دے گی۔ یہی اصول مہاراشٹر کے قواعد میں موجود فروخت کے ضابطے پر بھی لاگو ہوگا۔[C–465؛G–464]

3.2.۔مدعا علیہ نمبر 1 نے جائیداد میں فرمان شدہ کے مفادات کو قانونی طور پر حاصل نہیں کیا۔ فروخت 27.2.1984 پر کی گئی تھی اور بولی لگانے والے، جس نے ابتدائی طور پر 2500 روپے جمع کروائے تھے، نے پندرہ دن یعنی 13.3.1984 کی مدت کے اندر بقایا رقم ادا نہیں کی۔ بہانہ جو بھی ہو، جواب دہندہ نمبر 1 نے فروخت کے پندرہ دن کے اندر بقایا رقم ادا نہیں کی اور اس لیے فروخت بغیر کسی اور چیز کے منسوخ کر دی جائے گی۔ اس لیے وہ" قانون کی عملداری" کے ذریعے منتقلی حاصل کرنے والا نہیں ہے جیسا کہ سی پی سی کے حکم 21 قاعدہ 16 کے تحت تصور کیا گیا ہے۔[B–466؛D-F–465؛A–466]

منی لال موہن لال شاہ بنام سردار سید احمد سید محمد، [1955] 1 ایس سی آر 108، پر انحصار کیا۔

جانک راج بنام گورڈیال سنگھ، [1967] 2 ایس سی آر 77 اور سردار گووندراؤ مہادک بنام دیوی سہائی، [1982] 2 ایس سی آر 186، ممتاز۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 16835 آف 1996۔

1981 کے آر اے نمبر 402 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 16.2.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے سولی جسٹس سورابجی اور ادے امیش للت

جواب دہندگان کے لیے جی ایل سنگھی، ایم این کرشنامانی، مس اندو ورما، (پی ایچ پاریکھ) (این پی)، جتیندر مہاپاترا، جی بی لوہیا اور اے کے سنگھی

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

تھامس، جسٹس۔ اجازت دی گئی۔

یہ اپیل ایک فرمان شدہ کی طرف سے کی گئی ہے جس کے حکم نامے پر عمل درآمد کے اثرات اب کسی تیسرے فریق کے کہنے پر رک گئے ہیں جو" قانون کے عمل سے" حکم نامے میں حکم نامے ہولڈر کے مفاد کی منتقلی کا دعوی کرتا ہے۔ مذکورہ تیسرے فریق کی طرف سے دائر درخواست جو یہاں پہلا مدعا علیہ ہے مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 21 قاعدہ 16 کے تحت (مختصر طور پر" کوڈ") اگرچہ عمل درآمد عدالت نے مسترد کر دیا تھا، عدالت عالیہ نے اس اپیل میں چیلنج کیے گئے حکم کے مطابق اجازت دی تھی۔

مزید حقائق اپیل کنندہ گنگا بائی نے مورتیزاپور میونسپلٹی کے نازول پلاٹ نمبر 2 شیٹ نمبر 15 / بی میں اپنی زمین کا ایک حصہ رام پرتاپ اگروال (پیشرو یا مدعا علیہ نمبر 2 سے 5) کو پٹہ پر دیا۔ 1970 میں اپیل کنندہ کی طرف سے کرایہ دار سے زمین کے قبضے کی وصولی کے لیے ایک سول مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ اس مقدمے کا فیصلہ ٹرائل عدالت نے کیا تھا اور مدعا علیہ نمبر 2 سے 5 کی طرف سے دائر اپیل میں مقدمہ سمجھوتہ کیا گیا تھا جس کے مطابق ایک سمجھوتہ فرمان منظور کیا گیا تھا۔ سمجھوتے کے فرمان کی شرائط کے مطابق فیصلے کے قرض دہندگان (مدعا نمبر 2 سے 5) کو 31.12.1990 کے ذریعے احاطہ خالی کرنا تھا۔ چونکہ وہ مذکورہ وقت کی حد کے اندر خالی کرنے میں ناکام رہے اس لیے اپیل کنندہ نے عمل درآمد کی کارروائی شروع کی۔

اس دوران جو ہوا وہ اس اپیل کی وجہ ہے۔ مورتیزاپور میونسپل کونسل (جسے اس کے بعد میونسپل کونسل کہا گیا ہے) نے اپیل کنندہ سے دعوی کردہ میونسپل ٹیکس کے بقایاجات کے لیے اسی جائیداد میں اپیل کنندہ کا حق منسلک کیا۔ میونسپل کونسل نے جائیداد کو عوامی نیلامی میں ڈال دیا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے میونسپل کونسل کے خلاف اس دلیل پر فروخت کے ساتھ آگے بڑھنے سے حکم امتناع کے لیے سول مقدمہ دائر کیا کہ میونسپل کونسل کے خلاف ٹیکس کے بقایاجات واقعی اس کی طرف سے واجب الادا نہیں تھے۔ کوڈ کے آرڈر 39 قاعدہ 1 کے تحت مقدمے میں اپیل کنندہ کی طرف سے دائر درخواست پر، درج ذیل مشاہدات کے ساتھ درخواست کو مسترد کرتے ہوئے 24.2.1984 پر ایک حکم منظور کیا گیا :

" میں مشاہدہ کر سکتا ہوں کہ مدعی پر عمارتوں کی فروخت مدعا علیہ کے پاس ہو سکتی ہے لیکن فروخت کے 16 دن بعد اس کی تصدیق نہیں کی جانی چاہیے اگر مدعی مدت ختم ہونے سے پہلے اس عدالت کے سامنے اس کے خلاف واجب الادا رقم کی حد تک ضمانت پیش کرتا ہے، تو فروخت کی ایک ماہ مزید تصدیق نہیں کی جائے گی۔ اگر اس طرح کے ایک ماہ کی مدت کے اندر مدعی پوری رقم عدالت میں جمع کراتا ہے تو فروخت منسوخ کر دی جائے گی۔ اگر مذکورہ رقم جمع نہیں کی گئی ہے، تو فروخت کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔ ان مشاہدات کے ساتھ درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔

(زور دیا گیا)

اس کے بعد میونسپل کونسل نے 27.1.1984 پر عوامی فروخت کا انعقاد کیا جس میں موجودہ پہلا مدعا علیہ فل چند سب سے زیادہ بولی لگانے والا تھا۔اس نے اسی دن بولی کی رقم کا چوتھائی حصہ جمع کرایا۔تاہم، اپیل کنندہ نے عدالت میں 50000 روپے کی رقم 12.3.1984 پر جمع کروائی جو کہ میونسپل کونسل کی طرف سے دعوی کردہ ٹیکس کی رقم کے بقایا جات سے زیادہ ہے۔عام طور پر، دیوانی عدالت کے 24.2.1984 کے حکم کے عمل سے مذکورہ بالا جمع کے ذریعے فروخت منسوخ رہ جانی چاہیے تھی۔لیکن تنازعہ کی گنجائش اپیل کنندہ اور پہلے مدعا علیہ کے درمیان اس وجہ سے پیدا ہوئی کہ اس کے بعد کیا ہوا۔اپیل کنندہ نے فروخت کی منسوخی کے لیے درخواست دائر کی جسے عدالت نے اس مشاہدے کے ساتھ مسترد کر دیا کہ اس مقصد کے لیے نیا مقدمہ دائر کرنا اس کے لیے کھلا ہے۔اگرچہ اپیل کنندہ نے ایک نیا مقدمہ دائر کیا لیکن اسے 7.11.1990 پر کوتاہی کے لیے مسترد کر دیا گیا۔

پہلے مدعا علیہ نے بولی کی رقم کا بقایا یعنی بولی کی رقم کا 3 / 4 واں حصہ میونسپل کونسل کے پاس 9.11.1990 پر جمع کرایا۔اس کے بعد میونسپل کونسل کے چیف آفیسر نے پہلے مدعا علیہ کے حق میں فروخت سرٹیفکیٹ جاری کیا، یہ مذکورہ فروخت سرٹیفکیٹ کی طاقت پر تھا کہ پہلے مدعا علیہ نے کوڈ کے آرڈر 21 قواعد 16 کے تحت موجودہ درخواست پیش کی۔

عمل درآمد عدالت نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ میونسپل کونسل کی طرف سے جاری کردہ فروخت سرٹیفکیٹ قانون کے مطابق نہیں تھا اور اس لیے پہلے مدعا علیہ کو فرمان شدہ کے منتقلی کے طور پر تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔لیکن بمبئی عدالت عالیہ (ناگپور بنچ) کے ایک واحد جج نے اس کے برعکس نظریہ اختیار کیا کہ پہلے مدعا علیہ اور فرمان شدہ کے درمیان تنازعہ اس قسم کا تنازعہ نہیں ہے جسے عمل درآمد عدالت ضابطہ اخلاق کی دفعہ 47 کے تحت حل کر سکتی ہے۔قابل سنگل جج نے مشاہدہ کیا کہ کوڈ کے آرڈر 21 قاعدہ 16 کے تحت طاقت کا استعمال کرنے والی عدالت کا صرف ایک محدود دائرہ اختیار ہے کیونکہ عدالت حق کے دستاویزات کی قانونی حیثیت کا جائزہ نہیں لے سکتی ہے۔فاضل جج نے اظہار خیال کیا کہ عمل درآمد کرنے والی عدالت نے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 47 کے تحت دائرہ اختیار سنبھالنے اور اس نتیجے کو ریکارڈ کرنے میں پیٹنٹ کی غیر قانونی حیثیت کا ارتکاب کیا ہے کہ فروخت سرٹیفکیٹ غیر قانونی تھا اور عمل درآمد کرنے والی عدالت کی طرف سے اپنائی گئی استدلال مکمل طور پر غلط ہے۔

ضابطے کا دفعہ 47 بہت وسیع زبان میں لکھا گیا ہے۔مختلف مقاصد پر عمل درآمد کے تحت حکم نامے سے متعلق ایک اور مقدمے کو روکنا ہے۔ضابطہ اخلاق کی دفعہ 47 کی ذیلی دفعہ (1) میں کہا گیا ہے کہ۔

"(i) اس مقدمے کے فریقین کے درمیان پیدا ہونے والے تمام سوالات جس میں حکم نامہ منظور کیا گیا تھا، یا ان کے نمائندوں کے درمیان، اور حکم نامے کے نفاذ یا اطمینان سے متعلق، حکم نامے پر عمل درآمد کرنے والی عدالت پر طے کیے جائیں گے نہ کہ کسی علیحدہ مقدمے کے ذریعے۔

شاید ذیلی دفعہ (1) میں یہ واضح نہیں کیا گیا ہوگا کہ مقدمے کے فریق اور اس کا نمائندہ ہونے کا دعوی کرنے والے و دیگر فریق کے درمیان تنازعہ کو پھانسی کی کارروائی میں حل کیا جا سکتا تھا۔لیکن یہ شک ذیلی دفعہ (3) کے پیش نظر طویل عرصے تک برقرار رہتا ہے جس میں لکھا ہے :

"(3) جہاں کوئی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا کوئی شخص کسی فریق کا نمائندہ ہے یا نہیں، اس طرح کے سوال کا تعین اس دفعہ کے مقاصد کے لیے عدالت کرے گی۔

یہاں تک کہ ایک منتقلی کے دوران مقدمہ بھی دفعہ 47 کی ذیلی دفعہ (3) کے معنی میں اپنے منتقلی کرنے والے کا نمائندہ ہوتا ہے۔جو شخص قانون کے عمل کے ذریعے منتقلی کا دعوی کرتا ہے وہ بھی نمائندہ ہوگا اور اگر اس کے نمائندے ہونے کے دعوے پر مخالف فریق یا اس فریق کے ذریعے اختلاف کیا جاتا ہے جس کے تحت وہ دعوی کرتا ہے، تو اس طرح کے تنازعہ کو عمل درآمد کرنے والی عدالت کے ذریعے بھی حل کیا جانا چاہیے۔دفعہ 47 میں استعمال ہونے والا لفظ "نمائندہ" واضح طور پر کوڈ کے دفعہ 50 میں استعمال ہونے والے الفاظ "غیر قانونی نمائندہ" سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔

اگر کوئی شخص یہ دعوی کرتے ہوئے پھانسی عدالتوں سے رجوع کرتا ہے کہ وہ فرمان میں فرمان شدہ کے مفاد کا نمائندہ ہے اور فرمان شدہ اس سے اختلاف کرتا ہے، تو پھانسی عدالت کو حکم نامے پر عمل درآمد کے لیے تنازعہ کو حل کرنا ہوتا ہے۔بمبئی عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کا یہ نظریہ کہ عدالت کا صرف ایک محدود دائرہ اختیار ہے، اس لیے ضابطہ اخلاق کے دفعہ 47 میں استعمال ہونے والی وسیع زبان کے مطابق نہیں ہے۔

آرڈر 21 قاعدہ 16 میں دو قسم کے منتقلی شامل ہیں — ایک، تفویض کے آلے کی بنیاد پر منتقلی اور دوسرا " قانون کے عمل کے ذریعے" منتقلی۔اس معاملے میں، پہلا مدعا علیہ میونسپل کونسل کی طرف سے کی جانے والی فروخت کی وجہ سے فرمان شدہ کے مفاد کی منتقلی کا دعوی کرتا ہے۔لیکن سول عدالت کے مورخہ 24.2.1984 کے حکم کا قانونی نتیجہ یہ تھا کہ آرڈر میں مقررہ وقت کے اندر ٹیکس جمع کرنے پر فروخت بند ہو جائے گی۔صرف اس وجہ سے کہ مقدمہ بعد میں خارج کر دیا گیا تھا، عدالت حکم نامے میں موجود عدالت ہدایت کا قانونی اثر کالعدم نہیں ہوگا، مقدمہ زیر التواء ہونے کے دوران جو کچھ بھی ہوا، عدالت کی طرف سے منظور کردہ کسی بھی حکم کے مطابق کیے گئے تمام اقدامات حقیقت بنی رہیں گے جب تک کہ عدالت خود ان میں خلل یا ترمیم نہ کرے۔کیا پہلے مدعا علیہ کو کسی فروخت میں بولی لگا کر حقوق یا اپیل کنندہ مل جاتا جس عدالت نے تاریخ کے 24.2.1984 کے حکم کے بذریعے شرط لگائی تھی۔فروخت اسی دن ختم ہو جانی چاہیے تھی اگر اس مقدمے میں مدعی نے عدالت کی ہدایات کے مطابق رقم جمع کروائی تھی۔نہ ہی چیف آفیسر اور نہ ہی میونسپل کونسل کو یہ اختیار حاصل تھا کہ وہ عدالت سے اجازت حاصل کیے بغیر بعد کے دن فروخت کی تصدیق کر کے دیوانی حصہ کے حکم کو نظر انداز کرے۔

اس کے علاوہ، یہاں میونسپل کونسل نے مہاراشٹر میونسپلٹیز ایکٹ، 1965 کے تحت بنائے گئے" مہاراشٹر میونسپلٹیز (غیر منقولہ یا منسلک منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کی فروخت) رولز 1967" کے مطابق 27.2.1984 پر فروخت کی تھی۔مذکورہ ضابطوں کے قواعد 8 (2) میں کہا گیا ہے کہ اگر فروخت غیر منقولہ جائیداد سے متعلق ہے تو وہ شخص جسے خریدار قرار دیا گیا ہے وہ فروخت کی قیمت کا 25 فیصد،

اس کی بولی قبول ہونے کے فورا بعد، فروخت کرنے والے افسر کے پاس جمع کرائے گا۔ بقایا فروخت کی رقم کی ادائیگی کے حوالے سے قاعدے میں کہا گیا ہے کہ خریدار جائیداد کی فروخت کی تاریخ سے 15 دن کے اندر کونسل کے دفتر کو بقایا ادا کرے گا۔ اگر آخری دن اتوار یا عام تعطیل ہو تو اس دن کے فورا بعد پہلے کام کے دن ادائیگی کی جائے گی۔

ذیلی قاعدہ (3) مذکورہ بالا 15 دن کی مدت کے اندر بقایا رقم ادا کرنے میں ناکامی کا نتیجہ فراہم کرتا ہے، اس کا جمع کونسل کو ضبط کر لیا جائے گا اور جائیداد اس کے خطرے پر دوبارہ فروخت کی جائے گی۔ خریدار دوبارہ فروخت پر وصول کی گئی مذکورہ قیمتوں کے دعووں کو ضبط کرلے گا اور اگر اس کے نتیجے میں کونسل کو کوئی نقصان ہوتا ہے تو وہ اس طرح کے نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔ فروخت کی تصدیق کے حوالے سے قانون نے چیف آفیسر کو جو واحد اختیار دیا ہے وہ قاعدہ 12 (i) میں درج ذیل حوالہ دیا گیا ہے :

.13 ۔ چیف آفیسر اس کی تصدیق کرے ۔—غیر منقولہ جائیداد کی فروخت کی تاریخ سے اکیس دن کے اندر کوئی اعتراض نہیں اٹھایا جاتا ہے، یا یہاں تک کہ جب کوئی اعتراض اٹھایا جاتا ہے اور چیف آفیسر مطمئن ہوتا ہے کہ فروخت کو الگ کرنے کی کوئی درست بنیاد نہیں ہے اور اگر ان قواعد کے مطابق مکمل ادائیگی کی جاتی ہے تو چیف آفیسر فارم" سی" میں دفعہ 156 کی ذیلی دفعہ (2) کے مطابق ایک سرٹیفکیٹ دے کر فروخت کی تصدیق کرے گا۔

(زور دیا گیا)

ذیلی قاعدہ (3) اور قاعدہ 13 کے ساتھ مل کر قاعدہ 8 (2) کا پڑھنا بلاشبہ ظاہر کرے گا کہ 15 دن کے اندر بقایا 75 فیصد ادا کرنے کی ضرورت لازمی ہے۔ مقررہ مدت کے اندر بقایا رقم کی عدم ادائیگی کا نتیجہ خریدار کے پاس جانا چاہیے۔ اگر کوئی افسر ذیلی قاعدہ (2) کے تحت مقررہ مدت کے بعد رقم قبول کرتا ہے تو افسر کی کارروائی کو قانون کی حمایت حاصل نہیں ہے اور اس سے کوئی قانونی اثر نہیں پڑے گا۔ نتیجتاً فروخت کالعدم ہو جاتی ہے۔

آرڈر 21 قواعد 84 اور 85 میں فراہم کردہ فروخت سے متعلق عدالت کے قواعد مماثل ہیں۔ وہ خریدار سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فروخت کے فورا بعد خریداری کی رقم کا چوتھائی حصہ جمع کرے اور بقایا 15 دن کے اندر جمع کر دیا جائے۔ اس عدالت نے منی لال موہن لال شاہ اور دیگر بنام سردار سید احمد سید محمد اور ایک اور، [1966] 1 ایس سی آر 108 میں فیصلہ دیا کہ آرڈر 21 کے قواعد 84 اور 85 کی عدم تعمیل قانون کی نظر میں فروخت کو کالعدم قرار دے گی۔ مذکورہ کیس میں یہ دلیل کہ مذکورہ بالا اصول کی عدم تعمیل صرف فروخت کو بے قاعدہ بناتی ہے، اس عدالت نے مسترد کر دیا۔ یہی اصول مذکورہ بالا مہاراشٹر کے قواعد میں موجود فروخت کے ضوابط پر بھی لاگو ہوگا۔

یہاں فروخت 27.2.1984 پر کی گئی تھی۔ بولی لگانے والے جس نے ابتدائی طور پر 25,000 روپے جمع کروائے تھے، اس نے 15 دن کی مدت یعنی 13.3.1984 کے اندر بقایا رقم ادا نہیں کی۔ اس کے بجائے ادائیگی صرف 9.11.1990 پر کی گئی تھی جو فروخت کے 6 سال 6 ماہ اور 12 دن بعد تھی۔ پہلے مدعا علیہ کی طرف سے پیش کی گئی اضافی رقم یہ تھی کہ اپیل کنندہ کی طرف سے دائر

دیوانی دعوی کے زیر التواء ہونے کی وجہ سے رقم ادا نہیں کی جا سکی۔ دوسری طرف اپیل کنندہ کا دعوی ہے کہ پہلے مدعا علیہ نے ادائیگی نہیں کی کیونکہ اسے بھی پورا یقین تھا کہ 27.2.1984 کی فروخت عدالتوں کی طرف سے عائد کردہ شرائط کے نفاذ کی وجہ سے منسوخ ہو گئی تھی، جو بھی اضافی حقیقت باقی ہے کہ پہلے مدعا علیہ نے فروخت کے 15 دن کے اندر بقایا فروخت کی رقم ادا نہیں کی۔ اس لیے 27.2.1984 کی فروخت بغیر کسی اور چیز کے منسوخ کر دی جائے گی۔

پہلے مدعا علیہ کے فاضل وکیل نے اس عدالت دو فیصلوں پر انحصار کیا تا کہ اس کی اس دلیل کی حمایت کی جا سکے کہ اجنبی نیلامی خریدار کو فیصلے کے قرض دہندہ یا فرمان شدہ کی طرف سے اسے باہر نکالنے کی کوششوں سے بچایا جانا چاہیے چاہے فروخت کرنے میں ان افراد کی طرف سے کوئی رکاوٹ ہو۔ دیکھیں: جانک راج بنام گورڈیال سنگھ اور دوسرا، [1967] 2 ایس سی آر 77 اور سردار گووندراؤ مہادداور دوسرا بنام دیوی سہائی اور دیگر، [1982] 2 ایس سی آر 186۔ ان دونوں فیصلوں میں سے کسی کا بھی اس معاملے میں کوئی فائدہ نہیں ہے، جانک راج کے معاملے (اوپر) میں یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ اگر فروخت جائز طور پر منعقد کی گئی تھی اور اگر فروخت کو الگ کرنے کی کوئی درخواست نہیں کی گئی تھی یا اگر درخواست کی گئی تھی اور اسے مسترد کر دیا گیا تھا، تو عدالت کے پاس فروخت کی تصدیق کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ یہاں فرق یہ ہے کہ فروخت بالکل بھی درست نہیں کی گئی تھی کیونکہ خریدار کی طرف سے مقررہ وقت کے اندر بقایا فروخت کی قیمت جمع کرنے میں ناکامی نے فروخت کو غیر مستحکم بنا دیا ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ پہلے مدعا علیہ نے جائیداد میں فرمان شدہ کا مفاد قانونی طور پر حاصل نہیں کیا تھا۔ اس لیے وہ قانون کے عمل کے ذریعے منتقلی نہیں ہے جیسا کہ ضابطہ اخلاق کے آرڈر 21 قاعدہ 16 کے تحت تصور کیا گیا ہے۔ اس لیے متبادل کے لیے اس کی درخواست مسترد ہونے کے قابل ہے۔

نتیجے میں، ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور بمبئی عدالت عالیہ (ناگپور بنچ) کے فاضل واحد جج کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور ضابطہ اخلاق کے آرڈر 21 قاعدہ 16 کے تحت متبادل کے لیے پہلے مدعا علیہ کی طرف سے دائر درخواست کو بھی مسترد کرتے ہیں۔

ایچ۔ کے۔

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this document